ہندوستان بھر میں اہل سنت وجماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا۔
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) روساء معظام سے سالانہ چندہ ؎۔
(۵) عام خریداران سے سالانہ للعہ عاؔ
(۶) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ
(ایڈیٹر)

من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے وی پی کی اجازت نہ۔
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائے گی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ۱؎ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا درج اخبار نہ ہوگا۔
(۵) جس مراسلہ پر فرستندہ کا نام پورا پتہ درج ہوگا درج اخبار نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں۔
(۷) جواب طلب خط کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے
(ایڈیٹر)

جملہ خطوط و کتابت بنام معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ دراعین میگزین امرتسر ہونی چاہیے؛

نمبر (۴۴)	مطبوعہ ۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء یوم جمعہ مبارک	جلد (۷)

نعت شریف

(از کلک گہر سلک جناب سید محمد آصف صاحب آصف کانپوری تلمیذ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

احمد جان شاہ بر دل کنم کاں راحت جان و دلم!
در حشر بہر مومناں وہ نور پیش سیستاں
مشتاق در عشق و ولا دل القصص سکینہ
والشمس تفسیر رخت واللیل شرح گیسوت
انا فتحنا۔ والضحیٰ والشمس الم نشرح لک
اے قبلۂ ایمان و دین وے کعبۂ نور مبین!
اے سید ہر دو سرا لشریف خطۂ شا
یوذنہ قلب سیاہ پر تو فگن شمس الضحیٰ
از رویت اے بدرالدجی عالی کرم بر جان
من فدائے دل شوم جان فدائے دل کنم
مست الست خویش را یاد از کرم کن جان

ایماں بکار دل بہم کاں جان ایمان و دلم
اے کاش من حاضر شوم تنویر جان و دلم
من خود فدائے دل شوم کاں نور ایمان و دلم
روز و شب صبح و مسا تفسیر قرآن و دلم
در شان تو این شان نے اے جان ایمان و دلم
جلوہ نما ہر خدا ایمان ایمان در دلم
ایں ماہ فرقان دلا ایں قلب قرآن در دلم
تاباں شود نور خدا اے جان ایمان و دلم
در رویت اے شمس الضحیٰ شمعے درخشان و دلم
شو جلوہ گر اے جان دل اے نور ایمان و دلم
من یاد ہر دم میکنم آں عہد و پیمان در دلم

احمد احد بایاد کن آصف خدا را سجدہ کن
تا جلوہ دارد تا ابد آں ماہ تاباں در دلم!

اہلسنت والجماعت ہوشیارپور کی بیداری

اہل اسلام پر مخفی نہ ہوگا کہ مسلمانان ہوشیارپور نے انجمن اہلسنت والجماعت ہوشیارپور بدیں اغراض و مقاصد قائم کی ہے (۱) اشاعت اسلام کرنا (۲) علوم دینیہ کی درس و تدریس مطابق فقہ حنفی کرنا (۳) رسومات قبیحہ عقاید باطلہ جدیدہ کی اصلاح کرنا۔ جسکا پہلا سالانہ جلسہ ہزار مسلمانوں کی موجودگی میں بتاریخ ۴-۵-۶ نومبر بوقت شب مکان شیخ شہاب الدین صاحب ٹھیکیدار میونسپل کمشنر ہوشیارپور متصل کوتوالی زیر صدارت جناب مولانا مولوی اللہ دین صاحب مناظر ہوشیارپوری منعقد ہوا جس میں علاوہ دیگر علماء کرام کے جناب مولانا مولوی لعل الدین صاحب چشتی شکوہی نے اپنی نہایت پُر اثر تقریر سے حاضرین جلسہ کو متاثر فرمایا خصوصاً مخالفین اہلسنت والجماعت پر نہایت گہرا اثر پڑا۔ کئی شخصوں نے عقاید باطلہ جدیدہ سے تائب ہوکر اپنے ایمان کو درست کرلیا۔ الحمد للہ

مگر افسوس ہم نے کئی علماء اہلسنت والجماعت کو بذریعہ تار و خطوط مسفر خرچ شمولیت جلسہ کیلئے دعو کیا لیکن علمائے کرام وقت معینہ پر تشریف لانے سے قاصر ہے۔ اسلئے مسلمانان ہوشیارپور نہایت ادب سے علمائے اہلسنت کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ جس وقت انہیں کسی شہر یا قصبہ میں بلانے کیلئے تکلیف دیجائے تو براہ مہربانی تشریف لاکر مشکور فرمایا کریں نیز جملہ اہل اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر فرد مسلم انجمن ہذا کی حسب استعداد امداد فرماکر سعادت دارین حاصل کریں وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وعلیہ انیب

(خادم اسلام:- میراں بخش سیکرٹری انجمن ہذا۔ محلہ مرزا آغا بیگ ہوشیارپور)

غیر مقلدین کی فقہ
اور
عبداللہ بنارسی کا ایمان

(غابر)

غیر مقلدین کی فقہ کا پہلا مسئلہ

ہم نے بحوالہ نزل الابرار صفحہ ۴۹ لکھا تھا کہ کتے کا بول اور گوہ پاک ہے۔ وحید الزمان لکھتا ہے:۔ وکذلک فی بول الکلب وخرئہ والحق انہ لا دلیل علے النجاسۃ۔ یعنی جیسے کتے اور خنزیر کے لعاب اور ان دونوں کے جوٹھے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اور راجح اس کی طہارت ہے۔ ایسا ہی کتے کے بول اور پاخانہ میں (اختلاف) ہے۔ اور حق یہ ہے کہ نجاست پر کوئی دلیل نہیں۔ کیسا صاف مسئلہ ہے۔ لیکن بنارسی کا جواب سنئے لکھتا ہے:۔

"مولوی وحید الزمان نزل الہدایہ میں لکھتے ہیں ایک درہم برابر نجس غلیظ جیسے پیشاب خون اور شراب اور لید اور گوبر معاف ہے (پھر اس سے آگے بدا سے لکھتا ہے) ایک درہم یا اس سے کم مقدار کے ناپاکی جیسے خون اور شراب وغیرہ لگی ہو تو نماز جائز ہے"

میں کہتا ہوں صفحہ میں مفتری بنارسی لکھتا ہے کہ یہ سب مسائل حنفیوں کے ہیں۔ تو اب اسے بتانا چاہئے کہ حنفی مذہب کی کس معتبر کتاب میں کتے کا بول اور پاخانہ پاک لکھا ہے۔ اگر نہ دکھا سکے اور ہرگز نہ دکھا سکیگا انشاء اللہ۔ تو خود ہی انصاف کرے کہ کون مفتری خبیث ہے۔ بیشک وہی خبیث مفتری ہے جس نے کہا کہ یہ سب مسائل حنفیوں کے ہیں۔ اور پہلا مسئلہ ہی حنفیوں کی کسی معتبر کتاب سے نہیں دکھا سکا۔ اور یہ جو نقل دے لکھتا ہے۔ کہ بقدر درہم نجاست لگی ہو تو نماز جائز ہے۔ یہ علیحدہ مسئلہ ہے اس میں نجاست کا پاک ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔ وہ تو خود لفظ نجاست اور یہ معافی بھی بہ نسبت صحت نماز ہے نہ بہ نسبت نمازی کے۔ بلکہ جس کپڑے کو بقدر درہم نجاست لگی ہو گی اس میں نماز پڑھنا ہمارے نزدیک مکروہ تحریمہ ہے۔ اس لئے اس کا دھونا واجب ہے قال الشیخ عبد الحی فی عمدۃ الرعایہ صفحہ ۹۱

اور یہ معافی بھی حدیث استنجا مع بالاحجار سے ماخوذ ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ پتھر ڈھیلے مزیل نجاست نہیں بلکہ مخفف اور منشف ہے۔ تو موضع غائط کا نجس ہونا نماز کے لئے معاف ہے۔ اور وہ بقدر درہم ہوتا ہے اس لئے فقہاء نے قدر درہم نماز کے لئے معاف لکھا ہے۔

نووی شرح صحیح مسلم صفحہ ۱۳۶ میں حدیث اذا استیقظ احدکم من منامہ کے بعض فوائد میں لکھتا ہے منہا ان موضع الاستنجاء لا یطہر بالاحجار بل یبقی نجسا معفوا عنہ فی حق الصلوٰۃ یعنی استنجا کی جگہ پتھروں سے پاک نہیں ہوتی نجس باقی رہتی ہے جو نماز کے حق میں معاف ہے۔ اسی طرح حافظ ابن حجر فتح الباری صفحہ ۱۳۲ پ میں لکھتے ہیں۔

بنارسی کا افترا

لکھتا ہے ان نجاسات کو جو نجاست غلیظہ بلا مقدار کی پاکی کا طریقہ فتاوی عالمگیریہ میں یوں مرقوم ہے الخ۔

میں کہتا ہوں کہ عالمگیری میں نجاسات کی پاکی کا یہ طریقہ نہیں بتایا گیا جیسے کہ بنارسی نے لکھا ہے بلکہ اس میں تو ایک صورت لکھی ہے کہ اگر کسی عضو پر نجاست لگی اور اس نے (جہالت سے یا بیوقوفی سے) زبان سے چاٹ لیا۔ یہانتک کہ اسکا اثر جاتا رہا۔ تو وہ عضو پاک ہو جائیگا۔ نہ یہ کہ اس کے پاک کرنیکا طریقہ ہی یہی ہے۔ نعوذ باللہ۔ اور نہ یہ کہ زبان سے نجاست کو چاٹ لینا جائز ہے چونکہ کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا کہ ایسا چاٹ لینے سے بدن پاک نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ مسئلہ کسی حدیث کے خلاف بھی نہیں۔ اور جن احادیث میں نجاست کا ازالہ پانی سے آتا ہے وہ بھی اسکے خلاف نہیں۔ کیونکہ ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ پانی کے سوا اور کسی مائع قالع نجاست سے ازالہ نجاست جائز نہیں۔ علاوہ اس کے اس مسئلہ کا ماخذ حدیث بخاری ہے جس کو ہم نے ۲۰ جنوری ۱۹۳۷ کے پرچہ میں مفصل لکھا ہے من شاء فلینظر ثمہ

بنارسی کے دلائل

لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک کتے کا بول اور گوہ نجس اور ناپاک ہے۔

میں کہتا ہوں غلط ہے۔ علاوہ وحید الزمان کے آپکا قاضی شوکانی دررا لبہیہ میں صرف انسان کا پاخانہ اور بول اور کتے کا لعاب اور لید اور خون حیض اور خنزیر کا گوشت نجس لکھکر ذیل کے بیچ لکھتا ہے۔ فیما عدا ذلک خلاف والاصل الطہارۃ یعنی ان چیزوں کے سوا باقی رہ گئے۔ سور وغیرہ کے بول گوہ) میں اختلاف ہے۔ اور اصل طہارت ہے۔ اب دوسرا امام صدیق بھوپالی سنئے کیا لکھتا ہے۔ فالحق الحقیق بالقبول الحکم بنجاسۃ ما ثبت نجاستہ بالنصوص الدینیۃ وھو بول الآدمی وغائطہ واما ماعدا ھما فان ورد فیہ مایدل علے نجاسۃ کالروثۃ وجب الحکم بذلک من دون الحاق وان لم یرد فالبراءۃ الاصلیۃ کافیۃ فی نفی التعبد بکون الشئ نجسا من دون دلیل فان الاصل فی جمیع الاشیاء الطہارۃ (روضہ ندیہ صفحہ مصری)

اسی طرح عرف الجادی کے صفحہ میں لکھا ہے۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ آدمی کے بول اور پاخانہ کے سوا اگر کسی چیز کا دلیل سے نجس ہونا ثابت ہو جاوے۔ تو خاص کی چیز کو بدون الحاق کے حکم نجاست ہوگا۔ اگر کوئی دلیل نہ ہو۔ تو برأت اصلیہ اسکے نجس نہ ہونے کے لئے کافی ہے کیونکہ جمیع اشیاء میں اصل طہارت ہے۔

اب بنارسی کی وہ دلیل سنئے جو اس نے کتے کے بول کے پلید ہونے پر لکھی ہے۔ لکھتا ہے حدیث استنزھوا من البول کو ابن حجر نقل کرکے لکھتا ہے۔ والتمسک بعموم حدیث ابی ھریرۃ ..... اولی الخ

میں کہتا ہوں وہی ابن حجر لکھتا ہے قال القرطبی قولہ من البول اسم مفرد لا یقتضی العموم الخ یعنی قرطبی کہتے ہیں کہ من البول میں بول اسم مفرد ہے جو عموم کو نہیں چاہتا۔ پھر اگر اس کا عموم بھی مان لیا جاوے تو ان دلائل کے ساتھ جو بول ماکول اللحم کی طہارت کو متقضی ہیں۔ یہ عموم مخصوص ہوگا۔ (فتح الباری صفحہ ۲۲۰ پ) اور ہم ابھی ثابت کر دیتے ہیں کہ کتا بعض کے نزدیک ماکول اللحم بھی ہے۔

دوسری دلیل یہ لکھتا ہے کہ فتح الباری میں خاص کتے کے بول کے بارہ میں مرقوم ہے۔ للاتفاق علی نجاسۃ بولہا یعنی کتے کے پیشاب کی نجاست پر سب کا اتفاق ہے

تا ہوں اگر سب کا اتفاق ہے تو تم نے کس منہ
کہ یہ سب مسائل حنفیوں کے ہیں۔ علاوہ اس
کے ایمان نے وہ جواب کیوں چھپایا جو خود ابن
منیر کے اس اتفاق کے جواب میں لکھا ہے
ہے ادعا لکھ لا۔ شیخ ابن حجر اس اتفاق کو
کے لکھتا ہے وتعقب بان من یقول ان
وکل وان بول مایوکل لحمہ طاھر یقدح
الاتفاق لاسیما وقد قال جمع بان
الحیوانات کلھا طاھرۃ الا الادمی (ص۲۹ پ)
اتفاق کا قادح ہے وہ قول جو کہتا ہے ماکول اللحم
ہیں اور بول ماکول اللحم کے پاک ہونے ہیں ہے
ایک جماعت نے کہا ہے (غالباً وہ جماعت غیر
کی ہوگی) کہ سب حیوانات کے بول (کتا سور بندر
و) پاک ہیں بجز آدمی کے؛
آگے ص۲۰۱ پ میں لکھتے ہیں لکن ظاھر ایراد
ث العرنیین یشعر باختیارہ الطھارۃ
علی ذلک قولہ فی حدیث صاحب القبر و
کرسوے البول الناس والی ذلک ذھب
وابن علیہ وداؤد وغیرھم وھو
من نقل الاجماع علی نجاستہ بول غیر
مطلقاً۔ یعنی بخاری کا حدیث عرنیین کا لانا ظاہر
کہ اس کے نزدیک (ابوال ابل وغیرہ) پاک
اور اسی پر دلالت کرتا ہے اس کا قول ولم یذکر
البول الناس قبر والے کی حدیث میں اور
ابن علیہ داؤد وغیرہم اسی (طہارت کی) طرف گئے
اور جس نے بول غیر ماکول اللحم کی نجاست پر اتفاق
یا ہے اس میں اسی کی تردید ہے یعنی اتفاق نہیں۔
حسن لکھتا ہے۔ امامعنی اجنائط الادمی و
الابوال والازبال فلو یحصل الاتفاق
فی شانھا (مشد ومقد النامہ) یعنی سوائے
اور پاخانہ آدمی کے اور کسی بول یا پاخانہ کی نجاست
ت یا طہارت پر اتفاق نہیں ہے۔
کے گروہ متفق لکھتا ہے کہ صحیح بخاری میں آنحضرت
اللہ علیہ وسلم نے روث کو رکس فرمایا اور آدمی کے
پاخانہ کو روث کہتے ہیں۔ پس کتے کا گوہ بھی اس
کیا۔
کہتا ہوں کیسی عمدہ دلیل ہے کیوں نہ ہو۔ آخر

مجتہد ہیں۔ جس لید کو حضور علیہ السلام نے رکس فرمایا
وہ تو گدھے کی لید تھی۔ آپکو فتح الباری میں یہ عبارت
کیوں نظر نہ آئی۔ یا دیدہ دانستہ آپ اس کو کھا گئے
(زاد ابن خزیمۃ فی روایتہ لہ فی ھذا الحدیث انھا
کانت روثۃ حمار۔ ونقل التیمی ان الروث
مختص بما یکون من الخیل والبغال والحمیر
(فتح الباری ص۲۰۹ پ) یعنی ابن خزیمہ کی روایت میں
زیادہ ہے کہ وہ لید گدھے کی تھی۔ اور تیمی نے نقل کیا کہ
روث گھوڑے خچر گدھے کی لید کیساتھ مختص ہے۔ غایۃ
ما فی الباب اس حدیث سے گھوڑے خچر گدھے کی لید نجس
ہوگی نہ کتے کا گوہ۔ حضور علیہ السلام تو گدھے کی لید کو رکس
فرمادیں۔ اور بنارسی مجتہد اس سے کتے کے گوہ کی نجاست
پر استدلال کریں۔ فیا للعجب۔
کیا اپنے صدیق کا یہ قول روضہ ندیہ صف میں نہیں
دیکھا وہ لکھتا ہے حدیث الروثۃ لا یستلزم تعمیم
کہ روثہ کی حدیث عموم کو مستلزم نہیں فانھم قوم
من المجادلین۔
اس تحقیق سے کما حقہ ثابت ہوگیا کہ کتے کا گوہ
اور روث کا پاک ہونا حنفی مذہب کی کسی کتاب میں نہیں
بنارسی کا سراسر افترا ہے۔ بلکہ انہی کی کتابوں میں
انہی کے بڑوں سے ان دونوں کا پاک ہونا منقول ہے
واللہ اعلم۔ (باقی آئندہ)
(ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں ضلع
سیالکوٹ)

ایک اسلام اور ہزاروں مسیلمہ کذاب

برادران احناف! اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ اگست
سنہ ... کے صفحہ پر ایک مضمون معنونہ (برادران احناف
کی خفگی بیجا) نظر سے گزرا۔ جسکا اقتباس بغرض ملاحظہ
وانصاف اہل دنیا حسب ذیل ہے۔
"عرصہ دراز تک چند احباب برادران حنفی صاحبان
ہم سے متفق رہے مگر جناب مولوی محمد صاحب دہلوی
ڈیرہ غازیخان میں تشریف لاکر مسائل اتفاق بحث قرأت
خلف الامام چھیڑ گئے تو وہ احباب بگڑ گئے اور ایسے بگڑے
کہ حق بھی ان کے سامنے دھندلا ہوگیا۔ حتی کہ عدم جواز

اقتدا اہلحدیث کا فتوے دینے لگے اور ناشائستہ الفاظ
بھی صادر ہوئے۔ وجوب تقلید کا نعرہ ہونے لگا ہمارے
احباب کو ہماری ملاقات سے روک ٹوک کی کوشش ہوئی
کمترین نے برائے رفع تنازع وبغرض اصلاح چند
دفعہ عرض کیا مگر تاب مقابلہ نہ لاسکے۔ آج برادران احناف
کو علی الخصوص شیخ صاحب شیخ مولوی غلام محمد صاحب
وڈوری وجناب مولوی محمد حسین صاحب ساکن بدرالی کو
خصوصاً مخاطب کرتا ہوں کہ اپنے منصف مزاج مولانا
مولوی محمد عبدالحی مرحوم کا اعتقاد یا فتوٰی پر نظر غور سے
دیکھکر انصاف کی داد دیویں کہ آپکی خفگی نرقہ اہلحدیث
پر کہاں تک صحیح ہے بغور سنئے! مجموعہ فتاوٰی مولانا
عبدالحی صاحب مرحوم جلد اول ص۲۰۴ بابت تقلید فرماتے
ہیں در زمانہ سلف میں تقلید کسی امام اور مجتہد خاص
کی معمول نہ تھی۔ جو شخص عامی ہوتا تھا۔ اس کو اختیار تھا
کہ زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین
میں سے جس عالم سے چاہے دریافت کرے۔ مسائل
شرعیہ کے موافق اسپر عمل کرتا کوئی اسپر انکار نہ کرتا۔
الی آخرہ۔
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد عبدالحی ممدوح
الصدر کا اعتقاد اور فتوے یہ ہے۔ کہ تقلید نہیں کرنا
چاہیئے۔ بلکہ تقلید نا قابل عمل چیز ہے۔
قبل اس کے کہ میں آپ حضرات کی خدمت بابرکت
میں کچھ عرض ومعروض کروں پہلے حضرت مولانا
مولوی مفتی محدث لکھنوی علیہ الرحمۃ کے مجموعہ فتاوٰی کے
جلد اول کی عبارت جس سے اس برادر نے تقوری
سی عبارت بطور سرقہ کے اپنے مفید مطلب اڑا کر اپنا
خبث باطنی اور رفض ظاہر کیا ہے لکھے دیتا ہوں۔
اے خدائے سبوح وقدوس کے پاک اور سچا ایمان دار
مسلمان منصف بندہ۔ ذرا غور کی آنکھوں اور عقل اور
دل کے کانوں سے دیکھو اور سنکر انصاف کی داد دینا
کہ مسلم ... اور اس وہابی نجدی نامہ نگار میں بھلا
کچھ بھی فرق ہے۔ یا دونوں درجہ مساوات میں ہیں۔
بہرکیف حضرت محدث لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوٰی کی
عبارت یہ ہے۔ بغور سنیں:
اور بوجہ وقوع کثرت اختلاف اور وقائع کے تدوین
تدوین کتب وترتیب ابواب فقہیہ اور تفریع مسائل
علی الادلہ کے ہوچکی اور مجتہدین نے بقدر وسع اپنے

دقواعد واسطے تطبیق بین الاحادیث المختلفہ والآثار المتخالفہ کے قائم کئے اور جبکہ جتنی حدیثیں پہونچیں ان پر عمل کیا۔ اور اسی سے استنباط امور غیر منصوصہ کا کیا گئے۔

بوجہ اسی اختلاف کے زمانہ سلف میں تقلید کسی امام اور مجتہد خاص کی معمول نہ تھی۔ جو شخص عامی ہوتا تھا۔ اس کو اختیار تھا کہ زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین میں سے جس عالم سے چاہتے دریافت مسائل شرعیہ کر کے موافق فتوے اس کے عمل کرتے۔ کوئی اس پر انکار نہیں کرتا تھا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ یہ اختلاف ائمہ مجتہدین مبنی تھا اوپر اختلاف صحابہ کے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ یعنی صحابہ ہمارے مثل ستاروں کے منور بنور ایمان و اسلام و احکام شرعیہ ہیں۔ پس جو شخص ان صحابہ سے کسی ایک کی اقتدا کریگا ہدایت پاویگا۔ بنا بریں اتباع کسی صحابہ کی خالی از ہدایت تو ہو نہیں سکتی ہے۔ لہذا زمانہ سلف میں تخصیص تقلید کسی امام خاص کی نہ تھی۔ اور نہ خود اختلاف ائمہ کا باہم باعث الزام کا ہو سکتا تھا۔ اسواسطے کہ ہر ایک مقتدی آثار صحابہ کا تھا فرد خود تفحص و تلاش لیتے۔

الا بعد انقراض زمانہ مجتہدین اور ائمہ اہل مذاہب مجتہدین کے اتفاق علماء وصلحا کا اوپر انحصار مذہب اہل سنت کے درمیان ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ و مالک و شافعی و احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے ہوا۔ اور فی زماننا یہی چار مذاہب شائع ہیں۔ اور جو مسائل درمیان ان ائمہ اربعہ کے مختلف فیہا ہیں کوئی بلا دلیل نہیں ہیں بلکہ ان ہر ایک کے دلائل موجود ہیں۔ اور ہر ایک ان ائمہ اربعہ کا متبع آثار صحابہ و احادیث نبویہ ہے لہذا ہر چار مجتہدین اور مقتدی کسی پر طعن اور تشنیع روا نہیں۔ چونکہ حضرت امام اعظم کے نزدیک ترجیح رفع یدین اور آمین بالجہر کا ثبوت ہوا بلکہ بوساطت بعض صحابہ عدم رفع اور اسرار آمین کا ثبوت پہونچا۔ امام ہمام نے ترک رفع یدین و آمین بالجہر کا حکم دیا۔ انتہی بقدر الضرورت۔

دوستو! آپ نے حضرت مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اعتقاد اور فتاوی دیکھا۔ خدا کی پناہ اس غیر مقلد وہابی نجدی کو ذرا بھی وعید شدید و لعنۃ اللہ علی الکاذبین) کا خیال تک نہ آیا اور یہ غیر مقلد وہابی قرآن و حدیث کا چور ناحق ہماری کتابوں کی عبارتوں کو بغرض اغوائے خلق اللہ کیسی بے رحمی کے ساتھ کتر کر سیدھے سادے بندگان خدا کو راہ راست سے بھٹکا اور بہکا کر گمراہ کرتا ہے۔ یہ غیر مقلد وہابی نجدی نامہ نگار حدیث کا راسو بغرض ابلہ فریبی لکھتا ہے۔ کہ مولانا عبدالحی کا اعتقاد ہے کہ تقلید نہیں کرنا چاہیئے اے دنیا کے ایماندار مسلمانو! خدا کے لئے ذرا انصاف کرو۔ اسی جلد اول مجموعۃ الفتاوی کے صفحہ ۲۹ میں عبارات ذیل مرقوم ہیں۔ ملاحظہ فرما کر اس نامہ نگار کی عیاری پر غور کریں۔ وہ عبارات یہ ہیں (سوالات جرح مرقومہ جناب مولانا الحافظ الحاج ابوالحسنات محمد عبدالحی صاحب قبلہ نور اللہ تربتہ)

(سوال نمبر ۱) آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد ہیں و تقیہ کرنا جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟ (جواب نمبر ۱) ہم مقلد ہیں اور تقیہ کرنا جائز نہیں سمجھتے ہیں۔

(سوال نمبر ۲) اگر کوئی شخص بظاہر اپنے کو مسلمان کہتا ہو اور اس کے فعل و حرکت سب خلاف طریقہ مسلمانوں کے و تفرقہ انداز جماعت امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتے ہوں اور عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے والا پایا جاتا ہو۔ اس کے فتنہ و فریب سے بچنے کے لئے اس کو اپنی جماعت سے باہر کر دینا چاہیئے یا نہیں؟ (جواب ۲) جس شخص کا فعل تمام مسلمانوں کے خلاف ہو۔ اس کو جماعت سے باہر کرنا درست ہے۔

اور بھی مولانا ممدوح الصدر رحمۃ اللہ علیہ کا اعتقاد تقلید کے متعلق ملاحظہ ہو۔ اپنے مجموعۃ الفتاوی جلد دوم کے صفحہ ۔۔ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"و حالا مردم را درین چند زمان بغیر از تقلید مجتہدے چارہ نیست و اجماع منعقد شدہ است بر آنکہ عمل بر مذہب مخالف مذاہب اربعہ کردہ نشود" انتہی

یعنے اب ہم لوگوں کو اس زمانہ میں بجز تقلید کسی مجتہد کے چارہ نہیں ہے۔ اور اس بات پر اجماع منعقد ہو گیا ہے کہ جو مذہب چاروں مذہب کے مخالف ہو۔ اس پر عمل نہ کیا جاویگا؟

میرے عزیزو! دوستو! اور بزرگو! حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیسے صاف اور کھلے الفاظ میں تقلید کو واجب اور ضروری فرما رہے ہیں بلکہ ہر دو کو سوا تقلید کے کوئی دوسرا راستہ ہی نہیں ہے اور مذہب چاروں مذہب کے خلاف ہوگا۔ اس پر ہرگز عمل نہ کیا جائیگا۔ دوستو! ذرا غور تو کرو کہ یہ غیر مقلد وہابی نجدی کانفرنس اہلحدیث کا واعظ کہاں تک اپنے قول و فعل کا سچا ہے۔ ایسے ہی واعظ علماء بیچارے دنیا کے سیدھے سادے غریب مسلمانوں کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ پناہ بخدا۔ ضرور بالضرور غیر مقلدین وہابی نجدیوں کو بقول حضرت محدث لکھنوی علیہ الرحمۃ مسلمانوں کا فرض اولین ہے کہ اپنی جماعتوں سے نکال باہر کریں۔ اس لئے کہ غیر مقلدین کا طور و طریقہ و روش تمام مسلمانوں کے خلاف ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کے جنازے کی نماز قطعاً حرام ہے۔ اس غیر مقلد وہابی کا منشا یہ ہے کہ معدودے چند اشرار الناس غیر مقلدین وہابی پیروان نجدی نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ گویا بمنزلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باقی تمام دنیا کے مسلمان جاہل اور عامی ہیں۔ یہ لوگ ہم لوگوں سے مسئلہ پوچھ پوچھ کر عمل کرتے رہیں۔ سبحان اللہ! یہ منہ اور مسور کی دال ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کجا عیسے کجا دجال ناپاک

دوستو! ذرا اس وہابی نامہ نگار کی حدیث دانی ملاحظہ ہو۔ ابتدا میں لکھتا ہے:۔

"موصوف دراز تک چند احباب برادران حنفی صاحبان میرے سے متفق رہے"

سبحان اللہ کیا کہنا ہے "میرے سے" یہ واعظ کانفرنس اہلحدیث کی انشا پردازی ہے۔ اچھا یاد رکھ میں بھی تیرے سے کچھ کہونگا۔ اب صرف یہ عرض کرنا باقی رہ گیا ہے۔ کہ اس غیر مقلد وہابی نجدی واعظ نامہ نگار نے آمین رفع یدین وغیرہ کی نسبت جو کچھ بھی حضرت محدث لکھنوی علیہ الرحمۃ کے فتاوے سے نقل کیا ہے اسی طرح سے سب میں چوری اور کتربیونت سے اپنی عادت قدیمہ کے مطابق کام لیا ہے۔ بخوف طوالت میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ غیر مقلد وہابی نامہ نگار کی چوری کا نمونہ میں نے پہلے ہی اچھی طرح سے دکھلا دیا ہے اسی پر سب کو قیاس کر لینا چاہیئے۔ مجموعۃ الفتاوی کی سب جلدیں موجود ہیں جسکا جی چاہے مقابلہ کر دیکھے۔

ستو! میں اس بات کو اچھی طرح سے یاد کر لینا اور
یقین کر لینا چاہیئے کہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے
اور رسالوں اور کتابوں اور اخباروں میں سوائے
بازی۔ فریب بازی۔ دہوکہ بازی۔ مکر بازی۔
بازی۔ بٹے بازی۔ جوتی بازی۔ حیلہ سازی جعلسازی
اور بہکانے اور گمراہ کرنے وغیرہ وغیرہ خصائل
رذیلہ ذمیمہ کے کچھ بھی نہیں رہتا۔ بس یہی
روزی ہے اور روزگار۔ فاعتبروا یا اولی الابصار
یا آرہ سے غیر مقلد وہابی نجدی نامہ نگار واعظ میں
دریافت کرتا ہوں۔ کہ عامل بالحدیث کا مدعی
کو کیا ہو گیا ہے کہ دیدہ دانستہ اس بلے رحمی
خدائے واحد کی پیاری مخلوق کو گمراہ کرتا
اور صریح دہوکہ دے رہا ہے۔ کیا تیرے کو شیخ نجدی
ہے۔ یا کوئی آسیب سکی سوار ہے۔ اللہ تعالےٰ
جلد ہدایت دے۔ اور میں تیرے کو خلاصہ
دیتا ہوں کہ تو ایسے اغوائے خلق اللہ سے باز
کو خیال کرنا چاہیئے کہ یہ اچھا کام نہیں ہے۔
کو غور کرنا چاہیئے کہ اس کا نتیجہ بجز ذلت اور
کے اور کیا ہوگا۔ اگر تیرے کو اللہ اور رسول کا
ہے تو تیرے کو دنیا کے دکھوں سے ضرور شرما
۔ میں تیرے کو کہاں تک سمجھاؤں۔ اور تیرا یہ
دمگر تاب مقابلہ نہ لا سکے) یہ بالکل غلط اور
۔ تیرا یہ وہم اور مجنونانہ خیال ہے۔ تیرے کو
چاہیئے کہ شیر شغال پر حملہ آور نہیں ہوا کرتے
نے پھر کچھ لکھا تو انشاء اللہ العزیز بشرط حیات
تیرے کو اچھی طرح سمجھا دونگا۔ والسلام علی من
الہدیٰ و ترک التعصب والکفر والہویٰ۔

شکریہ

اپنے ان ہر دو حنفی محترم بزرگوں کا شکریہ
برادران احناف تشنگان تعصب مئو کی طرف
نہایت سچے دل سے ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا
حضرات نے عدم جواز اقتدا غیر مقلدین وہابی
سے صادر فرماتے ہوئے مسئلہ وجوب تقلید شخصی
تکمیل تک پہونچایا۔ ہمارے حضرت مولانا محدث
علیہ الرحمۃ کا یہی فتویٰ ہے کہ ایسے گندے عقائد
بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا بالکل ناروا

ہے۔ اور ان جیسی اور جھوٹے عاملین بالحدیث کو فسادی
قرار دیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب الآثار المرفوعہ فی اخبار
الموضوعہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ ولعمری
افساد ھؤلاء الملاحدۃ وافساد اخوانھم
الاصاغر المشھورین بغیر المقلدین سمّوا انفسھم
بالمحدثین دشتان ما بینھم وبین اہل الحدیث
مما شاع فی جمیع بلاد الھند وبعض بلاد غیر
الھند فخربت بہ البلاد ووقع النزاع والعناد
یعنی قسم ہے میرے بقا کی یہ ملحد نیچریہ اور ان کے چھوٹے
بھائی غیر مقلدین جنہوں نے اپنا لقب اہلحدیث رکھا ہے
حالانکہ ان میں اور اہل حدیث میں بہت بڑا فرق ہے
ان دونوں فرقوں کا فتنہ و فساد جمیع بلاد ہند اور
بعض غیر ہند میں اسقدر شائع ہوا کہ ملک اس کے
سبب سے برباد ہو گیا۔ اور آپس میں لڑائی جھگڑے
اور بغض و عناد واقع ہو گئے۔ انتہیٰ۔

اور حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری علیہ الرحمۃ
قول الامین کے صفحہ میں غیر مقلدین کی بابت یوں
ارشاد فرماتے ہیں۔

"اب ایک بات اور بھی یاد رہے کہ جتنا فساد دنیا
میں پیدا ہوا ہے۔ سب انہیں رذیلوں سے ہوا ہے
جنہوں نے چار مذہب کے سوا پانچواں مذہب
اختیار کیا ہے۔" انتہیٰ۔

دوستو! دیکھو یہی مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ
کیا فرما رہے ہیں۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر ایک
حضرت محدث لکھنوی بقید حیات ہوتے تو ان غیر
مقلدین کو بجائے چھوٹے بھائی کے ملحدین نیچریوں
کا بڑا بھائی ضرور فرمانے پر مجبور ہوتے۔

میں کہاں سے کہاں آ گیا۔ الغرض میں ان ہر دو
حضرات کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے عوام
برادران احناف کو غیر مقلد واعظ کی صحبت بد سے
روکا جزاہم اللہ خیر الجزاء عنی وعن سائر المسلمین۔
ایسے غیر مقلدین جو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ
علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی تاویلات رکیکہ اور
تحقیر کرتے ہوں۔ ایسوں کے منہ سے قرآن و
حدیث کا سننا بھی حرام ہے۔ میری استدعا ہے
ان ہر دو محترم بزرگوں کی اقتدا کرتے ہوئے یہی
تقلید کرتے ہوئے مقامی برادران حضرات احناف

ہر شہر اور قصبہ کو اسی طرح مستعدی اور اولوالعزمی
کے ساتھ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی نجاست اور
زہریلے اثرات سے پاک کرنے کی سعی بلیغ فرماتے
رہینگے۔

(ابو العلی محمد احمد علی حنفی مئوی اعظم گڑھی)

حقیقت مسیح از روئے بائبل

(نمبر ۲)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ خاتم النبیین وعلےٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

موسم گرما کے دن ہیں۔ ۱۰ جولائی ۱۹۳۳ء جمعرات کا
روز ہے۔ دفتر ہر ایک بارہ دو آب امرتسر جاری کا بند
ہو چکا ہے۔ ملازم پیشہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو
چھتری تانے ہوئے جا رہے ہیں مگر ایک مسلمان
کلرک سٹیشن کے نزدیک والی سڑک پر سے گذرتا
ہوا الیگزینڈرا گراؤنڈ (Alexandra
Ground) کے پاس پہنچ جاتا ہے اور ایک
مسیحی پادری کے بنگلے پر جا کر پادری صاحب سے
ملاقات کرتا ہے۔ مزاج پرسی کے بعد جو مذہبی گفتگو
اس مسلمان اور پادری کے درمیان ہوتی ہے۔
اس کو ناظرین اخبار الفقیہ کی دلچسپی کے لئے ذیل
میں درج کیا جاتا ہے۔ پادری صاحب قد کے لمبے
سے ہیں۔ سفید ریش ہیں۔ پڑھے لکھے ہیں۔ اب
مسیحی ہو کر پادری بن گئے ہیں۔

مسلمان۔ پادری صاحب! میں ابھی دفتر نہر باری
دوآب سے آ رہا ہوں۔ کتاب مقدس کے بعض
مقامات کی نسبت آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔
پادری صاحب۔ ہم لوگ تو خادم دین مسیحی
ہیں۔ ہمارا یہی کام ہے کہ متلاشیان حق کی باتوں
کو سنیں اور ان کے سوالوں کا جواب دیں۔ جو
کہنا ہے کہو!

مسلمان۔ آپ حضرت مسیح کے بارے میں کیا عقیدہ
رکھتے ہیں۔

پادری صاحب۔ جیسے ہم لوگ خداوند یسوع مسیح
کو خدائے کامل جانتے ہیں ویسے ہی اس کو انسان کامل

بھی جانتے ہیں۔ انسانیت کے اعتبار سے وہ ابن آدم کہلاتا ہے اور الوہیت کی جہت سے ابن اللہ ہے۔ خداوند یسوع المسیح حقیقی خدا اور حقیقی انسان ہے فی الواقع یہ کل کتاب مقدس کی کنجی ہے۔ اور اگر اس تعلیم کا انکار کیا جائے تو سب کچھ درہم برہم ہو جائیگا۔

مسلمان۔ پادری صاحب! کتاب پیدائش کے باب ۳ کی آیت ۱۴ میں لکھا ہے کہ :-

"خداوند خدا نے سانپ سے کہا اس واسطے کہ تو نے یہ کیا ہے تو سب چوپایوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا ہے۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور عمر بھر خاک کھائیگا۔"

اس جگہ سانپ کو "ملعون" کہا گیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ "ملعون" کا لفظ بُرے پیرائے میں استعمال ہوتا ہے یا اچھے میں؟ اور جو ملعون ہو وہ خدا کا پیارا ہوتا ہے یا خدا کی درگاہ سے دُور پھینکا ہوا۔

پادری صاحب۔ اس جگہ جو سانپ کو ملعون کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ کے قرب سے دُور ہے خدا کا پیارا نہیں ہے۔ بلکہ راندۂ درگاہ الٰہی ہے۔

مسلمان۔ پادری صاحب! جو کچھ آپ نے فرمایا سچ فرمایا ہے۔ لغت کی کتاب قاموس کی جلد ۴ صفحہ ۲۶۹ - منتہی الارب کی جلد ۴ صفحہ ۱۱۴۳ - اور صراح صفحہ ۵۲۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "ملعون" وہ ہوتا ہے جو نیکی اور رحمت سے دُور، اور راندہ ہو۔

پادری صاحب۔ آپ نے اور کچھ پوچھنا ہے؟ جلدی پوچھئے!

مسلمان۔ (پادری صاحب کے قریب ہو کر اور کتاب مقدس کی ورق گردانی کرتے ہوئے) (۱) انجیل متی کے باب ۲۶ کی آیت ۷۴ میں ہے کہ :-

"تب پطرس نے لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص (یسوع) کو نہیں جانتا۔"

(۲) پولس رسول کا خط گلتیون کو باب اول کی آیت ۸ میں ہے :-

"لیکن اگر ہم یا آسمان سے کوئی فرشتہ سوا اس انجیل کے جو ہم نے تمہیں سنائی دوسری انجیل سناوے سو ملعون ہووے۔"

(۳) استثناء باب ۲۱ کی آیت ۲۳ میں ہے :-

"وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔"

اسی طرح استثناء کے باب ۲۷ کی آیت ۱۵ تا ۲۶ میں بارہ دفعہ "لعنتی" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان مقامات میں "لعنت" "لعنتی" (گلتیون باب ۳۔ آیت ۱۰ دیکھو) اور ملعون سے کیا مراد ہے؟

پادری صاحب۔ ان سب مقامات میں اور کتاب مقدس (بائبل شریف) میں جہاں کہیں "لعنت" یا "لعنتی" یا "ملعون" الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے معنے یہی ہیں کہ خدا کی رحمت سے دور۔ خدا کی درگاہ سے دور پھینکا ہوا نیکی اور رحمت سے دُور کیا ہوا۔ آپ اپنا مطلب بیان کیجئے۔ کہ اتنے مقامات پیش کرنے اور لفظ لعنت اور ملعون کی تشریح پوچھنے سے آپکا مطلب کیا ہے؟

مسلمان (دل میں) آمدم بر سر مطلب۔ (پادری صاحب سے مخاطب ہو کر) گلتیوں کے باب ۳ کی آیت ۱۳ میں پولس رسول کہتا ہے۔

"مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا۔ کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پہ لٹکایا گیا سو لعنتی ہے۔"

پولس کے الفاظ (مسیح ہمارے بدلے میں لعنت ہوا۔ کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پہ لٹکایا گیا۔ سو لعنتی ہے) جنکہ استثناء کے باب ۲۱ کی آیت ۲۳ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اب میری گزارش صرف اتنی ہی ہے کہ پولس کے ان الفاظ مندرجہ گلتیون باب ۳۔ آیت ۱۳ کی رو سے یسوع مسیح خداوند تعالٰے کے مقرب اور پیارے بندے ٹھہرتے ہیں یا نیکی اور رحمت سے دُور۔ اور راندۂ درگاہ الٰہی۔ آپ تو یسوع مسیح کو خدائے مجسم انسان کامل اور ابن اللہ مانتے ہیں۔ مگر اس جگہ جو کچھ پولس نے لکھا ہے۔ اس سے یسوع مسیح کا جو رتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر غور کر کے مجھے جواب دیجئے

پادری صاحب (اس تقریر سے گھبرا کر اور لاجواب ہو کر) بابو صاحب آپکا نام کیا ہے؟ دیکھو آپ مجھے کئی دفعہ آگے بھی مل چکے ہیں لیکن مجھے آپکا نام یاد نہیں رہا۔

مسلمان۔ جناب پادری صاحب! میرا نام حبیب [illegible] ہے۔ اور میں دفتر نہر اپر باری دوآب میں کلرک [illegible]

پادری صاحب۔ اندر سے مجھے بلاتے ہیں [illegible] ذرا ٹھیرو کہ میں گھر کے اندر سے ہو آؤں۔ آپ بینچ پہ بیٹھے رہئے۔

پادری صاحب گھر کے اندر تشریف لے گئے اور [illegible] واپس نہ آئے اور نہ ہی اس سوال کا جواب دیا۔ [illegible] میں دو تین مسیحی جوان سامنے سے آگئے۔ ان کو گلتیون باب ۳۔ آیت ۱۳ پڑھکر سنایا گیا اور انہیں بتلایا گیا کہ قرآن مجید حضرت مسیح کو وجیہا فی الدنیا والآخرۃ یعنی دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور [illegible] کے مقربوں میں سے اور صالح بندوں میں بتلاتا [illegible] اس کے بعد پادری صاحب کا بنگلہ چھوڑ کر گھر کا راستہ لیا۔

(حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر)

مولوی ثناء اللہ کی نئی پوچی حرکات

مسلمانوں کی تجارت کو نقصان پہنچانیکا ناپاک ارادہ

کیا مولویصاحب کا حشر سکھوں کیساتھ ہوگا؟

کل بروز اتوار بتاریخ ۲۳ نومبر بوقت ٹھیک سوا گیارہ بجے [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو بابا [illegible] صاحب کی دکان کے قریب ایک بسکٹ فروش سے بسکٹ خریدتے دیکھا [illegible] میں نے سامنے کی دکان کے درزی حضرات کو متوجہ کیا کہ وہ دیکھیں [illegible] پہلے مولوی صاحب مسلم سوڈا واٹر فیکٹری پر سکھ [illegible] کو ترجیح دیکر [illegible] ہو چکے ہیں بلکہ مسجد خیرالدین مرحوم میں اعتراف گناہ و استغفار کے [illegible] وبال سے انفعال کے آنسو بھی بہا چکے ہیں تعجب ہے کہ اب پھر دوبارہ [illegible] عذر اور بہانہ [illegible] سردار اہلحدیث سے سرزد ہو رہا ہے۔

امرتسر کے بسکٹ بنانیوالے مسلمان ضلع بھر میں تو اپنی نظیر نہیں رکھتے پھر تعجب ہے کہ مولوی صاحب انکو چھوڑ کر سکھ [illegible] کرتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر مولوی صاحب کے دل میں سکھوں کی محبت عشق کا درجہ [illegible] کر چکی ہو تو کہیں انکا حشر بھی ان کے ساتھ نہ ہو۔

میں سنیہ جماعت [illegible] کا ممبر نہیں ہوں بلکہ [illegible] حنفیہ کو حجت ہی قرار نہیں دیتا اسلئے میں الزام کی فرد قرارداد [illegible] جرم کی صفائی میں مولوی صاحب ایسی ویسی باتیں پیش نہ کریں میں تمام مسلمانوں کو بالخصوص جماعت اہلحدیث سے بالعموم اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایسی ہستیوں کو رسول اللہ صلعم کے منبر پر ہرگز کھڑے [illegible]

اسلام کے بدترین دشمن کون ہیں؟

شیعہ!

یہود۔ نصاریٰ۔ ہنود۔ آریہ۔ وہابی۔ قادیانی وغیرہ وغیرہ اسلام کے جسقدر دشمن ہیں۔ ان میں بدترین دشمن اسلام شیعہ ہیں۔ یہ صداقت کے دشمن۔ یہ کذب کے معتقد۔ یہ بہتان کے عامل۔ یہ افترا پردازی کے ماہر۔ یہ باطل پرست۔ علیؓ کے شیعہ بننے والے مگر سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے مخالف۔ یہ رسولؐ کی امت کہلانیوالے مگر ان کے بدخواہ۔ یہ قرآن کے ماننے والے کہلانیوالے مگر قرآن کے منکر۔ یہ مسلمان کہلانیوالے مگر اسلام کی بنا کے ڈھانے کے درپے۔ مسلمان بنتے ہیں۔ مگر اسلام ہی کے گلے پر کند چھری پھیرتے ہیں۔ یہ ہرگز مسلمان نہیں۔ یہ اسلام کے لئے موجب عار ہیں۔ اسلام ان سے بیزار۔ یہ اسلام سے بیزار ہیں۔ یہ کبھی سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ نہیں۔ یہ آنجناب کی ذات قدسی صفات کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں۔ کہ آنجناب کی توہین ہو۔ یہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بنتے ہیں۔ کہ حضور اقدس کو بدنام کریں۔ یہ قرآن پاک کو اس لئے اپنی دینی کتاب کہتے ہیں کہ قرآن پاک کا اعتبار اٹھ جائے۔ یہ اس لئے مسلمان بنتے ہیں کہ اسلام کی رسوائی ہو۔ یہ اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔

کیا جھوٹ کو اسلام نے جائز کیا ہے؟ مگر ان کے ہاں تقیہ کے نام سے جھوٹ جزو اسلام ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیا سب اہل اسلام کو اسلام نے روا رکھا ہے؟ مگر اکابر اسلام کو گالیاں دینا ان کے ہاں بہترین عبادت ہے۔ ان اللہ لا یحب الفاسقین۔ کیا پیغمبر اسلام روحی فداہ (ابی و امی) نے افترا پردازی و بہتان بندی کی تعلیم دی ہے؟ حاشا وکلا۔ مگر شیعوں کا اسپر دین و ایمان ہے۔ ایک رامنگری شیعہ نے اثنائے گفتگو میں بارہا کہا کہ مذہب کے لئے یہ سب جائز ہے۔ لعنت ہے ایسے مردود مذہب پر اور لعنت ہو افترا پردازوں اور بہتان بندوں پر۔ کیا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ (نعوذ باللہ منہ) بددیانتی بے ایمانی۔ چالبازی کے قریب جاتے تھے؟ معاذ اللہ حاشا وکلا۔ مگر ان کے جھوٹے اور بے ایمان شیعوں کا یہ شعار ہے۔

یہ جو کچھ میں نے کہا ہے بے بنیاد نہیں کہا ہے ان کی بے ایمانی۔ ان کی افترا پردازی۔ ان کی بہتان بندی۔ ان کی باطل پرستی سے ان کا تمام اعمالنامہ سیاہ ہے۔ اور اس پر ان کا ہر نوشتہ شاہد ہے۔ میرے سامنے رسالہ اصلاح کھجوہ جلد ۲۰ نمبر ۲۱ ہے۔ جس کے ایڈیٹر کو شاید شیعہ اپنا نبی اور اصلاح کو اپنا قرآن سمجھتے ہیں کیونکہ اس میں جو بات چھپتی ہے اس پر ایمان لانا ضروری اور اس پر آمنا و صدقنا نہ کہنے کو کفر سمجھتے ہیں۔ قرآن کا انکار ہو جائے رسول کا انکار ہو جائے۔ لیکن اصلاح کیطرف ادنیٰ سی لغزش ظہور میں نہ آئے۔ یہ بھی مجھے ایک رامنگری شیعہ سے معلوم ہوا ہے! بارہا ایسا ہوا ہے کہ میں نے اصلاح کی بے ایمانی، جہالت، تعصب، بددیانتی، افترا پردازی، بہتان بندی کا آفتاب سے زیادہ روشن ثبوت پیش کر دیا ہے لیکن کھجوہ کا پاس شدہ حکیم ایسا جاہل بلکہ اجہل اور احمق اور بے وقوف بن گیا ہے کہ کچھ کہئے مگر اس کی سمجھ میں اس کے سوا کچھ آتا ہی نہیں۔ جو اصلاح میں چھپ گیا ہے۔ واقعی یہ بات نہیں ہے کہ وہ جاہل اور بیوقوف ہے بلکہ وہ ڈرتا ہے کہ اس نے اصلاح پر سے ایمان اٹھایا اور کافر ہوا۔ مثلاً ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ اصلاح کے جن نمبروں کا اوپر حوالہ گذرا ہے ان میں "حسبنا کتاب اللہ" کے عنوان سے ایک مضمون چھپا ہے جس میں جھوٹے اور مفتری مضمون نگار نے حسب ذیل امور کو لکھا ہے۔ کہ سنیوں کی کتابوں سے ثابت ہے۔ خاص مفتری و مردود مضمون نگار کے لفظوں میں اس کے مضمون کی سرخیاں نقل کرتا ہوں۔ نقل کفر کفر نباشد۔

(۱) رسول اللہ کی چوری (۲) رسول اللہ کا ارادۂ زنا۔ (۳) رسول خدا صلعم کی شرابخوری۔ (۴) آنحضرت صلعم کا شرک (۵) آنحضرت صلعم پر شرک۔ (۶) خدا اپنے بندوں سے گناہ کرانا چاہتا ہے (۷) خدا کا اہل سنت کی عنایت (۸) خدا کی صورت۔ (۹) خدا کا تاج (۱۰) خدا کا گھر۔

اس مضمون کا رد میں انشاء اللہ دوسرے مضمون میں لکھونگا۔ یہاں واقعہ سنئے۔ اس سے شیعوں کی بددیانتی، بے ایمانی، اور باطل پرستی کا نفرت انگیز انکشاف ہوگا۔ مفتری و مردود مضمون نگار نے سنیوں کی کتابوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرک کا ثبوت دیتے ہوئے علامہ شبلی مرحوم کی سیرۃ النبی کا حوالہ دیا ہے اور عبارت نقل کی ہے جس میں بے ایمانی اور بددیانتی یہ کی ہے۔ جس واقعہ کو ذکر کر کے علامہ شبلی مرحوم نے اس کی تردید کی ہے۔ اس واقعہ کی بنا پر مفتری و مردود شیعہ نے سنیوں پر افترا بندی کی ہے۔ اور اپنی تائید میں علامہ شبلی کا حوالہ دیا ہے۔ اور حوالہ اسطرح دیا ہے کہ شبلی مرحوم نے دوسروں کی عبارت جو بغرض تردید نقل کی ہے اسکو نقل کر دیا ہے اور علامہ شبلی کی ان سطروں کو جن میں علامہ شبلی نے لکھا ہے کہ یہ قصہ موضوع اور باطل ہے۔ اور کبار محدثین کے حوالے دیئے ہیں انکو درمیان سے چھوڑ دیا ہے۔ اسی طرح اخیر حصہ کو اڑا دیا ہے جس میں شبلی مرحوم نے اس واقعہ کی تردید تاکید کی ہے۔ یہ واقعہ کیا ہے؟ اور سنیوں نے اس کو کیا قرار دیا ہے؟ شبلی مرحوم اور مضمون نگار نے اس کی نسبت کیا لکھا ہے۔ یہ سب انشاء اللہ مفصل طور پر اس مضمون میں عرض کرونگا جو اس ناپاک مضمون کے رد میں لکھونگا۔ فی الحال ان تمام سنیوں اور شیعوں کو جو مفتری شیعی مضمون نگار کے بددیانتی اور افترا پردازی کا حال معلوم کرنے کے لئے بیچین ہوں۔ سیرۃ النبی جلد اول صفحہ ۱۶۶-۱۶۷ اور اصلاح بابت صفر [illegible]ھ صفحہ ۲۰ دیکھ لینا چاہیئے رامنگر میں جس کو شوق ہو سنی خواہ شیعہ کو میرے پاس آئے میں دکھاؤں۔ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ سامان موجود ہے۔

ہاں تو میں نے ا۔ نگری شیعہ کو مفتری بددیانت شیعی مضمون نگار کی کارستانی، اصلاح اور سیرۃ النبی کو مقابلہ میں رکھکر دکھائی۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ تم اصلاح کا منگانا اور دیکھنا بند کر دو۔ یہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔ اور ہمیشہ جھوٹی اور نفرت انگیز

یں چھاپ چھاپ کر مسلمانوں میں نفرت وحقارت بغض وعداوت کے جذبات برانگیختہ کرتا رہتا ہے۔ ن باوجود میری اس کہنے کے اس نے اصلاح کا ی وصول کیا۔ اور کہا کہ اصلاح کی اصلاح کرنے نے اس کو منگایا ہے۔ میں نے کہا اگر یہ ارادہ ہے ناک، افسد۔ اسی بنا پر میں نے اصلاح اور تمغۂ شیعی دکھا کر اس سے کہا کہ اس کے بارہ میں لکھو۔ اس نے جوش سے کہا کہ میں ضرور لکھوں گا۔ میں منتظر تھا۔ کہ دیکھیں کیا لکھتا ہے مگر دوسرے روز ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ شیعیت کا دشمن علم وعقل اور دشمنِ حق وصداقت پر بھوت سوار ہے۔ بیٹے کے مضمون نگار نے کوئی بددیانتی نہیں کی ہے درست حوالہ دیا ہے۔ اور شبلی نے اس واقعہ کی دید نہیں کی ہے۔ مجھے نہایت غصہ معلوم ہوا۔ روشن میں دن کا انکار کیوں نہ غصہ معلوم ہو۔ میں اصلاح اور سیرت کو کھول کر سامنے رکھ دیا اور کیا انکار ہے؟ جواب میں وہی روز روشن میں دن انکار بات ہی ہے۔ میں حیران کہ خداوندا کس زبان اس نے لکھنؤ میں طب کا امتحان دیا ہے جو اردو عبارت اس کی سمجھ میں نہیں آتی لیکن میں سمجھا ہوں کہ تنہائی میں شیطان نے سمجھایا ہوگا۔ کہ اصلاح کے خلاف کچھ لکھا اور ملعون ومرتد ہوئے تو جہنم خلد بن جیسا بلا کے مصداق ہو جاؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ اصلاح کی اس امت کے ملت وباطل پرستی کی شرمناک ذلت گوارا کر لی لیکن ن نگار کے خلاف قلم نہ اٹھایا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آخر میں جب میں نے دیکھا کہ یہ کسی طرح نہیں مانتا تو میں نے کہا کسی ثالث کے سامنے چلو۔ عبارتیں پیش کرو۔ اور میں نے ایک شیعی کا نام ثالث کیلئے پیش کیا۔ لیکن اس نے اس کو بھی منظور نہ کیا۔ اس نے اس نے ڈرایا کہ شرط سخت ہوگی۔ میں نے کہا جو مقرر کر دو۔ لیکن اس میدان میں بھی اسکا قدم نہ جما اب میں پھر اس کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اصلاح کے مضمون نگار نے حوالہ دینے میں بددیانتی سے کام لیا ہے۔ اگر ہمت کی بہت دعویٰ ہے تو کھلے میدان میں آؤ۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں کو ایسے بدترین دشمنوں کی طرف مطلق توجہ نہیں ہے مسلمانو! یا تو تم اسلام کے تمام دشمنوں کی طرف سے اپنا قلم وزبان روک لو۔ ورنہ ان بدترین دشمنانِ اسلام کو ایک لمحہ کیلئے معاف نہ کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو ان دشمنانِ دین وملت سے آگاہ کرنے کے لئے صرف ایک شخص کی مندرجہ بالا سرخیاں کافی ہونگی۔ اور اسکی مندرجہ بالا ایک حرکت مسلمانوں کو ان مجرموں کی سزادہی پر مستعد کر دیگی۔ الفقیہ کے نامہ نگاروں میں جو حضرات شیعوں کے متعلق جارحانہ ومدافعانہ مضامین لکھ سکتے ہوں ضرور لکھیں۔ جناب مکرمی مولوی محمد عبدالسمیع صاحب بارہا کو جو سبائی امت کی خلاف زبردست جہاد کر چکے ہیں پھر ان کی سرکوبی پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ وہابیوں کے مقابلہ میں تو اور بھی بہت سے لکھنے والے ہیں۔ یہ محاذ بالکل خالی اور غیر محفوظ ہے۔ جو فوج ہر طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں ہو اُسے ہر طرف کا خیال ہی رکھنا چاہیئے۔ افسوس ہے علمائے پنجاب پر جن کے گھر میں سبائی شیطان دھما چوکڑی مچا رہے ہیں اور ان کے کان پر جوں نہیں چلتی۔ انہوں نے اپنی تمام قوت وہابیوں اور قادیانیوں ہی کے لئے وقف کر دی ہے۔ افسوس مجاہدینِ پنجاب ذرا ادھر بھی دیکھو۔

انجمن حسینی حجامرہ ڈاکخانہ نورپور ضلع جہلم کا سیکرٹری لکھتا ہے کہ "یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پنجاب ہندوستان میں مذہب حقہ شیعہ کی اشاعت زوروں پر ہے"! اور اس کے بعد چودہ مسلمانوں کے مرتد ہونے کی خبر بعقید نام وقومیت وولدیت دیتا ہے۔ ایڈیٹر اصلاح لکھتا ہے کہ "دربخف سیالکوٹ جو کام کر رہا ہے وہ سب کے پیش نظر ہے جس نے اسلامی نوع تمام پنجاب میں ڈالا دی ہے۔ ہزاروں شیعہ ہو چکے ہیں"! پھر لکھتا ہے:۔ "غرض دربخف نے ایک عام ہیجان پیدا کر دیا ہے اگر قوم نے اس کی قدردانی کی تو ایک روز عجب نہیں کہ تمام پنجاب شیعہ ہو جائے"۔

مجھے امید ہے کہ یہ خبریں مسلمانان پنجاب کیلئے تازیانۂ عبرت ثابت ہونگی۔ اور نامہ نگارانِ الفقیہ ان غارتگرانِ اسلام کی خبر لیکر اپنے بھائیوں کو فتنۂ ارتداد سے بچانے کی سعی کریں گے۔

ذیل میں شیعہ رسالوں کے نام اور ان کے پتے لکھتا ہوں۔ علمائے کرام اور اہل قلم حضرات ان رسالوں کو منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور ان کی تردید کو داخل ضروریات سمجھیں۔

(۱) اصلاح کھجوہ ضلع سارن۔ (۲) الشمس وہی کا پٹھو ہے۔ مر گیا ہے مگر شیطان اسکو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے منتر پر منتر پڑھ رہا ہے ممکن ہے کوئی منتر کارگر ہو جائے۔ (۳) اثنا عشری دہلی علیم آباد گیا۔ خس کم جہاں پاک۔ ذریت سبائی مضطرب ہے۔ شاید تاریکی کا بھائی ہند کسی جون میں جنم لے لے۔ (۴) دربخف سیالکوٹ (۵) الامر شاہ گنج آگرہ

(ابو محمد امام الدین۔ رام نگری)

فتاوٰے

سوال

اگر والدین نے صغیر اور صغیرہ کا نکاح صغرسنی کی حالت میں کر دیا ہو۔ اور پھر صغیرہ طبعاً نشو ونما حاصل کرتی رہی یا مقوی غذاؤں کے ملنے سے تنومند ہوگئی اس وجہ سے صغیرہ کے باپ وغیرہ کو اس سے صدور زنا وغیرہ کا اندیشہ لاحق ہوگیا۔ اور صغیر مذکور بعید کرو اور ناقابل مباشرت رہا (جو وجہ عنین نہیں) واقع ہوا ہو۔ تو کیا اس قسم کی ضرورت کے باعث صغیر کا ولی وغیرہ صغیرہ پر رحم کھا کر اس کو صغیر کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے؟ غیر مقلدین اور بعض نام کے حنفی اس قسم کی ضرورت کے پردہ میں بعض روایات فقہ حنفیہ سے جواز طلاق کا فتوے دیدیا کرتے ہیں۔ کیا یہ فتوی فقہ حنفیہ کے مطابق ہے؟ بینوا توجروا۔

جواب

بروئے مذہب حنفیہ ایسی صورت میں صغیرہ کو طلاق دینے کا حق کسی کے لئے ثابت نہیں ہوتا۔ ولا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجۃ الطلاق لمن اخذ بالساق۔ اس حدیث کی تائید میں صاحب فتح رحمۃ اللہ علیہ

روایت بھی لائے ہیں۔ (دیکھو رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ مطبوعہ مصر) اور اسی رد المحتار میں زیر قول الدر المختار "واھلہ زوج عاقل بالغ" لکھا ہے۔ "احترز بالزوج عن سید العبد ووالد الصغیر (الی قولہ) وبالبالغ عن الصبی" (جلد ۲ صفحہ ۵۷۰) غیر مقلدین اور بعض نو عیان حنفیت کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم منشاء غلط فہمی کو بیان کئے دیتے ہیں۔

درمختار و تنویر میں لکھا ہے۔ "اباء الممیز واحد ابوی المجنون طلاق فی الاصح (الی قولہ) فلیسا باھل للایقاع بل للوقوع الخ" اس کے تحت میں صاحب رد المحتار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں۔ "ای ایقاع الطلاق منھما بل ھما اھل للوقوع ای حکم الشرع بوقوعہ علیھما عند وجود موجبہ وفی شرح التحریر (الی قولہ) قال شمس الائمۃ السرخسی زعم بعض مشائخنا ان ھذا الحکم غیر مشروع اصلا فی حق الصبی حتی ان امرأتہ لاتکون محلا للطلاق وھذا ا وھم عندی فان الطلاق یملک بملک النکاح اذ لاضرر فی اثبات اصل الملک بل الضرر فی الایقاع حتی اذا تحققت الحاجۃ الی صحۃ ایقاع الطلاق من جھتہ (الصبی) لدفع الضرر کان صحیحا فاذا اسلمت زوجتہ وابی فرق بینھما وکان طلاقا عند ابی حنیفۃ (الی قولہ) قلت وحاصلہ انہ کالبالغ فی وقوع الطلاق منہ بھذہ الاسباب الا انہ لایصح ایقاعہ منہ ابتداء للضرر علیہ ومثلہ المجنون وبہ ظھر انہ لاحاجۃ الی انہ ایقاع من القاضی لان تفریق القاضی ھھنا کتفریقہ باباء البالغ عن الاسلام وھو طلاق منہ بطریق النیابۃ فکذا فی الصبی والمجنون الخ" (جلد ۲ صفحہ ۵۷۳ مطبوعہ مصر)

ان عبارات سے غالبا غلط فہمی ہوئی ہوگی خلاصہ الحاصل یہ ہے کہ تفریق قاضی بینھما فسخ نہیں ہے بلکہ صبی کی طرف سے طلاق ہوگی۔ مگر بہ نیابت قاضی۔ پس باوجود اسباب مذکورہ رد المحتار صغیر وقوع طلاق میں بالغ کے حکم میں ہوگا۔ لیکن فرق یہ ہے کہ بالغ ایقاع ابتداءً میں مختار ہے۔ اور صبی اس میں مختار نہیں۔ البتہ غیر ابتدائی ایقاع اور نیابت صبی کی طرف سے سمجھا جائے گا۔ پس جبکہ ایقاع کذائی صبی کی طرف سے بہ نیابت قاضی ہوگا۔ تو اب یہ کہنے کی ضرورت نہ رہی۔ کہ ایقاع من جانب قاضی متصور ہوگا۔ (انتھت الخلاصۃ) اس سے صاف ثابت ہوا کہ اسباب مذکورہ میں سے کسی سبب کے ہوتے وقوع وایقاع مذکور ہو سکتی ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی ضروری ٹھیرا۔ کہ یہ حکم صرف اسباب مذکورہ مخصوصہ کے پائے جانے پر ہے نہ کہ ضرورت مذکورہ فی السوال کے ہوتے بھی۔ یہ اس لئے کہ محققین فقہاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک یہ مسلم ہے کہ "القیود فی عبارات الفقھاء احترازیۃ علی الاغلب واما قیود النصوص فلا" اور "بھذہ الاسباب" میں اسم اشارہ موجود ہے۔ اور قاعدہ کی بات ہے کہ اسم اشارہ مشار الیہ مشخص و معین کا مقتضی ہوتا ہے۔ "سواء کان فی الخارج من المشاعر او داخلا فیھا کما لایخفی علی من لہ ادنی مسکۃ"۔ پس بغیر اسباب کے ہوتے حکم مذکور نہیں لگایا جا سکتا۔

سوال میں جن آزاد منش مفتیوں کا ذکر ہے انکو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ ایسے مسائل میں مجتہد مذہب کا صریح بیان یا اس کے قواعد مستنبطہ سے کسی مسلم مخرج کی تخریج اور بصورت اختلاف روایات کسی مسلم مُرجِّح کی ترجیح پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہاں تو عام فقہاء کی بھی تصریح نہیں ملتی۔

رہا ضرورت غیر مشتبہ شرعًا کا سوال۔ سو یہ وقوع طلاق کے جواز کی دلیل نہیں۔ ایک شخص اگر تین چار مہینے یا اس سے زیادہ کے لئے سفر میں چلا جائے یا بیمار ہو جائے اور اس عرصہ میں اس کی بیوی مغلوب الشہوت ہوگئی۔ اس کے باپ وغیرہ کو اس سے صدور زنا کا اندیشہ لاحق ہوگیا۔ اور وہ بھاگا ہوا ہیچ جاتے ایسے مفتی صاحبان کے پاس۔ تو کیا اس "ضرورت" کو ملحوظ رکھکر وہ وقوع طلاق کا فتوٰے دیدیں گے؟ فیا للعجب۔ اگر یہی حالت رہی تو یقین کیجئے کہ مسلمانوں کے نکاح خطرہ میں ہیں۔ والدین نے نکاح کرتے وقت اس پیش آنیوالی "ضرورت" کا کیوں لحاظ نہیں رکھا۔ اس غلطی کے وہ خود مرتکب ہوئے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ شریعت کو ان کی غلطیوں کا ذمہ وار قرار دیا جائے۔ پھر ان غلطیوں کے بعد جو نتائج بصورت "ضرورت متوہمہ" پیدا ہوتے ہیں وہ شرعًا "ضرورت" نہیں اس لئے وقوع طلاق کا فتوٰے نہیں دیا جا سکتا۔

حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں جو فوجی سپاہی سفر میں ہوتے باوجودیکہ ان میں سے بعض کی بیویوں کے حالات نازک تھے۔ بلکہ بعض عورتوں نے یہاں تک کہدیا تھا کہ اگر خوف خدا نہ ہوتا تو میں مرتکب معصیت ہو جاتی جب امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے یہ حالات سُنے تو صرف یہ حکم فرما دیا کہ کوئی فوجی چھ مہینے سے زیادہ سفر میں نہ رہے لیکن وقوع طلاق کا فتوٰے نہ دیا۔ فتامل۔

اجابہ غلام مصطفےٰ عفی عنہ (بقلم پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی عفاء اللہ عنہ) ۲۲ صفر المظفر ۱۳۵۲ھ

المجیب

حضرت مولانا مولوی پیر غلام مصطفےٰ صاحب قاسمی امرتسر دامت برکاتہم

(ذالک کذالک) ابو محمد محمد دیدار علی الحنفی الخطیب فی مسجد وزیر خاں المرحوم الواقع فی بلدہ لاہور

(جواب درست ہے) بندہ عبد الولی غفرلہ

(الجواب صواب) بندہ عبد الکبیر غفرلہ مدرس مدرسہ نصرۃ الحق واقعہ مسجد محمد جان صاحب مرحوم

(الجواب صحیح)

(الجواب صحیح والمجیب نجیح) فقیر محمد غلام جان قادری عفی عنہ

(المجیب مصیب) احمد علی عفی عنہ خطیب مسجد شاہی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

(ھذا ھو الموافق لقواعد المذھب) غلام رشید کان اللہ لہ

(اجاب من اجاب) محمد حسن عفی عنہ مدرس نعمانیہ امرتسر

(ذلک ھو الحق) عبد الرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ نصرۃ الحق امرتسر

خریداران الفقیہ اخبار کی توسیع اشاعت کیلئے حتی الامکان کوشش فرما کر خوب اسلامی اور ملت حنفیہ سے ہمدردی کا پورا پورا ثبوت دیں۔ (مینجر)

بلپور میں عظیم الشان جلسہ

امیر نجد کے خلاف صدائے احتجاج

بروز یکشنبہ ۱۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۴ھ مسلمانان جبلپور کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت جناب ابو الفتح ابو الرضا مولانا مولوی مفتی حافظ محمد حشمت علی خان صاحب قادری رضوی لکھنوی مدظلہ العالی منعقد ہوا جس میں باتفاق آرا حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) شریف مکہ کے افعال کیسے ہی ہوں مگر وہ شیعی، رافضی، وہابی وغیرہ بدمذہب نہیں۔ قطعاً یقیناً صحیح العقیدہ سُنی مسلمان ہیں۔ حجاز مقدس کی حکومت اون کے متعلق رہنا ہزاروں درجہ وہابیان مرتدین نجد کے ناپاک ہاتھوں میں آنے سے بہتر ہے۔

(۲) ہم مسلمانان اہلسنت نجدیوں کے حملہ کو نہایت نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل جلالہ حجاز مقدس کو نجدیوں کی نجاست سے پاک کرے اور تمام مسلمانان اہلسنت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ بھی ہر نماز کے بعد نجدیوں اور تمام کافروں کے اثر سے مقامات مقدسہ کے پاک رہنے کی دعا کریں اور ملک کے ہر گوشے میں جلسے منعقد کرکے باغی نجد کے خلاف جلد سے جلد صدائے احتجاج بلند کریں۔

(۳) ہم مسلمانان اہلسنت مقامات مقدسہ پر اون نجدیوں کے قبضہ کو ہرگز نظر استحسان سے نہیں دیکھ سکتے جنہوں نے اللہ و رسول جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی۔ روضہ اقدس کو صنم اکبر کہا۔ مزارات شہدائے کرام کو معاذ اللہ اکھاڑ کر پھینک دیا۔ مزارات کو صنم بتایا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے عصا کو زیادہ نافع بتایا۔ میلاد شریف و درود شریف پڑھنے کو شرک ٹھیرایا۔ علمائے اہل سنت کا قتل عام کیا۔ اون کے قبضہ پر وہی خوش ہوگا جو کھلا ہوا وہابی اور اللہ و رسول جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہو۔

(۴) ہم مسلمانان اہل سنت اون وہابیان مرتدین کے افعال پر اظہار نفرت کرتے ہیں جنہوں نے اس روز بد پر خوشی منائی چراغاں کیا۔ میلاد شریف میں اون کے نزدیک روشنی کرنا بدعت و حرام مگر اس وقت حرام کرکے غربائے اہل سنت کا دل دکھایا۔

(۵) ہم اخبارات کی اس حرکت پر اظہار نفرت کرتے ہیں کہ وہ باتباع لیڈران ہندو پرست وہابیہ کی جھوٹی تعریف شائع کرکے عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔

(۶) باتفاق آراء منظور ہوا کہ تجاویز مندرجہ بالا کی نقل اسلامی اخبارات کو روانہ کی جائے۔

(خیرخواہ قوم مقصود علی میونسپل کمشنر و ناظم جماعت رضائے مصطفیٰ جبلپور)

حضرت قبلہ عالم سید جماعت علیشاہ صاحب

مدظلہ کی مساعی جمیلہ

علاقہ جموں میں ایک جدید مدرسہ کا افتتاح

موضع منگوٹیاں علاقہ جموں میں ایک مدرسہ پیشتر جاری ہوچکا ہے۔ اب موضع ...انہ میں ایک جدید مدرسہ انجمن خدام الصوفیہ کی جانب سے قائم کیا گیا ہے جس میں منشی نور حسین صاحب معلم مقرر کئے گئے ہیں سردست ۱۰ طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ترقی عطا فرمائے۔

(العارض حفیظ الدین ناظم دفتر جماعتیہ)

ایک نومسلم کا شفاخانہ جانا اور ہندو ڈاکٹر صاحب کا حیرت زدہ ہونا

مسمی مقصود علی نومسلم عرصہ قریب سوا ماہ سے دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں آکر مشرف باسلام ہوا ہے۔ مسمی مذکور قریب چار ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ قبل از قبول اسلام بھی عرصہ تک داخل شفاخانہ رہ چکا ہے۔ ایک ہفتہ ہوا کہ مسمی مذکور کو پھر شفاخانہ میں داخل کرا دیا گیا۔ نومسلم کا جب ڈاکٹر نے ملاحظہ فرمایا اور نام دریافت کیا تو تعجب سے کہنے لگے کہ تم پہلے بھی شفاخانہ میں رہ چکے ہو۔ اوس وقت تمہارا کیا نام تھا اور کیا مذہب تھا۔ نومسلم نے نہایت استقلال اور ثابت قدمی سے جواب دیا کہ میرا سابق نام مقصودن داس تھا۔ اور ہندو برہمن تھا۔ اب کچھ عرصہ سے مسلمان ہوگیا جس میرا نام مقصود علی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ تم برہمن ہوکر مسلمان ہو گئے۔ نومسلم نے کہا کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ جو اس میں خوبیاں ہیں وہ ہندو مذہب میں نہیں۔ ڈاکٹر صاحب سنکر حیران رہ گئے۔ اور داخل شفاخانہ کا حکم دے دیا۔ اسی طرح ہندو مریضان اس نومسلم کو دیکھکر حیران تھے۔ مگر افسوس کہ شفاخانہ والوں نے زیادہ توجہ نہیں فرمائی جیسا کہ نومسلم کا بیان ہے۔ آخر نومسلم مریض چار پانچ روز بعد از خود شفاخانہ سے واپس دفتر انجمن خدام الصوفیہ میں آگیا۔ یہاں پر ہر طرح کی خدمت اور علاج معالجہ کیا جارہا ہے اور بفضلہ تعالےٰ تمام خرچ اخراجات مثل دیگر نومسلموں کے انجمن ہذا کی طرف سے کیا جارہا ہے۔

(العارض حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ آگرہ)

آفتاب اسلام کی ضیا باریاں

انجمن خدام الصوفیہ کی مساعی جمیلہ

(۱) مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۵ء کو حسب ذیل مرتد شدہ اشخاص قوم ملکانہ سکنائے موضع اکترہ ضلع آگرہ نے دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں آکر بخوشی خاطر خود خاکسار کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا۔ انشاء اللہ باقی مرتد شدہ ملکانوں کی واپسی کی بھی امید ہے۔ اللہ تعالےٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سابق نام	عمر	سکونت	اسلامی نام
مہتاب سنگھ	۵۰ سال	اکترہ	مہتاب خان
بیتی سنگھ	۴۰ سال	"	محبت خان
پنالال	۲۲ سال	"	دان خان

(۲) مسمی کندن سنگھ قوم سکھ سکنہ گوردا ... ضلع پٹیالہ ملازم سابق پلٹن نمبر ۳ کمپنی بی نے مولانا مولوی ... نے

...رائے پوری امیر و خدام الصوفیہ کے دست
...پر قبول اسلام کیا۔ اسلامی نام عبداللہ رکھا
...استقامت بخشے۔

...حسب اطلاع محمد شفیع اللہ صاحب متعلم مدرسہ
...ت سمترا دیوی قوم برہمن ساکن ٹونڈلہ نے
...بر ۳۶ء کو مولانا خورشید الحسن صاحب مدرس
...مدرسہ وارث العلوم ٹونڈلہ کے ہاتھ پر اسلام
...کیا۔ اسلامی نام بتول رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ
...ست عطا فرمائے۔

العارض محمد حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ
...گنج۔ آگرہ)

نظم نعتیہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(از طبع ادمخلص)

...دین ناقص ہے محبت میں کا جانانہ نہو
...لب وہ کامل لب پہ گر اس مے کا پیمانہ نہو
...مبتلائے زلف احمدؐ ہر دو عالم سے رہیں
...کشتِ دل بیکار ہیں میں عشق کا دانہ نہو
...اشکِ گریہ سے نہ سینچا جس نے گلزار دل
...دلی ہے وہ کہیں سبزہ بیگانہ نہو!
...ہے رفعنالک ذکرک ذکرِ احمدؐ کی دلیل
...پر کہیں نجدی کو یاں بھی وہم افسانہ نہو
...جلسہ ذکرِ رسول اللہ سنت ہیں اگر
...گر نہیں ہر ماہ میں تو کیوں یہ سالانہ نہو
...ذرہ ہے وہ آنکھ جس کو ہو نہ دیدِ حضور
...نہ وہ دل جو سرور عالم کا دیوانہ نہو!
...لاکھ ہوں شیریں ولیکن اوس پہ قربان ہو
...عشق ہی اسکو نہیں جو اس کا مستانہ نہو
...عشقِ احمدؐ سے ہو حاصل گر شہ عقبےٰ تجھے
...ہو وہ دل آباد ہرگز پھر جو ویرانہ نہو!
...دیکھ لے جا کر مزار پاک نجدی بے نصیب
...کون ہے جو در پہ قائم مستمندانہ نہو
...نجد یاں فتنہ گر محفوظ کیا ہوں ندوے سے
...کادیانی سرخرو از راہ کہ بیدانہ نہو
...کب تصور ہو حضوری نبیؐ کا جبتلک
...نسبت اس سے عاشقانہ دردمندانہ نہو

چشمِ دل کو کب ہو حاصل روشنی ایمان کی
جب تلک شمع محمدؐ کا وہ پروانہ نہو!
مست کیا ہوں بلبلان باغِ وحدت جبتلک
دور میں عشقِ نبیؐ کے جام و پیمانہ نہو
عشقِ احمدؐ کے سوا کچھ بھی کہیں حاصل نہیں
مخلصا ہشیار کیا ہے جو کہ دیوانہ نہو

افسوسناک موت

نہایت افسوس اور رنج سے یہ خبر حوالۂ قلم کی جاتی ہے کہ میرے معزز کرمفرما سردار پیر محمد صاحب رسالدار جمعدار ڈیرہ نواب صاحب بہادر بہاولپور کا نورِ نظر مسمی بشیر عالم صرف گیارہ یوم بعارضہ بخار بیمار رہ کر ۲۰ نومبر ۳۶ء کو انتقال فرما گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کے علاوہ نعم البدل عطا فرمائے۔

(۲) ہمارے مکرم مولوی غلام حسین نقشبندی ساکن سواکبی ضلع میرپور کے برادر اصغر میاں محمد حسن صاحب جو قبلہ عالم کے غلاموں میں سے تھے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۳۶ء کو اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کیطرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیدے۔

انجمن رؤسا عیانِ ہند کا سالانہ جلسہ

انجمن رؤسا عیانِ ہند کا دوسرا سالانہ جلسہ ماہ دسمبر کی ۲۷، ۲۸ تاریخ کو تعطیلات کرسمس کے دنوں میں لاہور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ چونکہ یہ جلسہ نہایت شاندار جلسہ ہوگا۔ لہٰذا رؤسا میں برادری کی خدمت میں اطلاع ہے کہ وہ اس جلسہ میں کافی تعداد میں تشریف لاکر اپنی بہبودی اور بہتری کیلئے اجتماع کریں۔

جو صاحب کوئی مضمون یا ریزولیوشن جلسہ میں پیش کرنا چاہتے ہوں وہ بہت جلد دفتر انجمن میں اطلاع دیں۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری)

انجمن اصلاح المسلمین ریاست فریدکوٹ (پنجاب) کا چوتھا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۷، ۸، ۹۔ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۲، ۲۳ مگھر سمت ۱۹۹۳ بکرم موافق ۵، ۶، ۷ دسمبر ۳۶ء بروز جمعہ، سنیچر، اتوار جامع مسجد فریدکوٹ میں انشاء اللہ تعالیٰ پچھلے سالوں کی طرح منعقد ہوگا اس لئے سب بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ان تاریخوں پر فریدکوٹ تشریف لاکر جلسہ میں شامل ہوں اور علمائے عظام و واعظین کرام سے احکام خداتعالیٰ جلشانہ و رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنکر شریعت کے پابند بنیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

چونکہ موسم سرما ہوگا اسلئے ہر ایک صاحب اپنا بستر ساتھ لائیں اور دس روز قبل شروع جلسہ اپنی آمد سے اطلاع بخشیں۔ باعث مشکوری ہوگا فریدکوٹ۔ لاہور۔ دہلی۔ بھٹنڈہ ریلوے لائن پر ریاست کا صدر مقام اور اسٹیشن ہے۔ خط وکتابت کا پتہ :- محمد عبداللہ نائب ناظم انجمن اصلاح المسلمین فریدکوٹ (پنجاب)

جمالِ حضوری یا شیشہ نوری

اسمیں حلیہ پاک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہے جو پنجابی شعروں میں منظوم ہے۔ درحقیقت حلیہ شریف اللہ والے اور ذوق والے خداترس پرہیزگاروں کے لئے تیار کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے بچوں اور عورتوں کو اسکی تعلیم دیں تاکہ مجلس میں پڑھکر رقت طاری کردیں ہر ایک پنجابی گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔ صاحب ثروت احباب کو چاہیئے کہ خود خرید کر غربا میں تقسیم کرکے ثواب حاصل کریں قیمت ۳؍ پتہ :- منیجر رسالہ الحنفی امرتسر

جلوۂ قمر

ایک نہایت عجیب ناول مجرب مصنف نے قادی اعظم انور پاشا نوراللہ مرقدہ کی زندگی میں نہایت محنت اور تدبر سے لکھا ہے اسمیں نظیم اصلاحی اور فتنہ ارتداد کے متعلق خوشنما اور دلکش پیرایہ میں بحث کیگئی ہے۔ زبان فصیح بلیغ طرز بیان...

شاندار اسلامی کتب

شفاء القلوب } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الکریم صاحب اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں یا بعد موت وسیلہ کرنا اور ان سے فریاد کرنا ایک قدیمی سنت ہے اس میں اعمال عرسی و فاتحہ پر بھی ایک ٹھیک بحث ہے قیمت ۔۸؍

مولود شریف } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الکریم صاحب مرحوم یہ کتاب اپنے پیارے نام ہی سے ظاہر ہے اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جواب محرم اسلاک مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ ۔۸؍

میلاد الرسول اردو حصہ } حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب سے متعلق ملک کے زبردست اہل قلم حضرات کے مضامین نظم و نثر درج ہیں ۔۵؍

الجرح علی البخاری حصہ اول } مولفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الغفور صاحب دام فیضہٗ۔ اس کتاب میں علمائے کرام احناف نے جو مضامین صحیح کتاب بخاری کی اوقام فرمائے ہیں ان کا مجموعہ ہے ۔۸؍

انوار القدسیہ } حضرت امام شعرانی کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ تصوف کی بےنظیر کتاب ہے تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما۔ ۱۲؍

کتاب الروح } اس کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو میں کیا گیا ہے۔ روح کے متعلق بےنظیر معلومات کا ذخیرہ۔ ارواح کی گذشتہ اور آئندہ و موجودہ حالتوں کا مکمل بیان مصنفہ علامہ ابن القیم مصری۔ ۔۱۲؍

المعراج } اس کتاب میں حضرت خواجہ ہر دو عالم فخر عالمیان سرکار دو جہان حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی معراج کا ثبوت قرآن شریف اور احادیث شریف اور آثار صحابہؓ اور اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے مجلد ۔۸؍

ہی اس کتاب کی خوبی کو ماننا ہے قیمت ۱۲؍

تحفۃ الناظرین } یہ وہ کتاب ہے جس میں غیر مقلدین کے مسلم علماء اور خاندان کے نہایت وضاحت کیساتھ قرآن و حدیث اور ان کے اقوال علمائے سابق کے نزدیک قابل تسلیم ہیں جوابات لکھے گئے ہیں۔ فاتحہ خلف الامام تعظیم زیارت مزارات بشارات مقامات متبرکہ علم غیب طواف بوسہ مولود شریف ندائے غیر اللہ شرک و بدعت وغیرہ وغیرہ میں گفتگو ہے۔ اس جامع کتاب میں ان تمام مسائل کو شرح و مدلل بقرآن و حدیث و اجماع ثابت کیا گیا ہے۔ ۹؍

پیر کا بکرا } جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر گیارہویں شریف مولود شریف اور جلہ کشی منتر کے جواز پر محقق اور مدلل بحث کی گئی ہے ۔۹؍

الفوز الکبیر اردو ترجمہ } مولانا ابو المحامد احمد علی صاحب مرزی انجمی نے کمال محنت سے عام فہم الفاظ میں اسکا ترجمہ کیا ہے جس سے طلباء کو آسانی ہو۔ ۱۲؍

ارتداد الوہابیین } فیض آباد کے ایک اخباری غیر مقلد کے رسالہ تکفیر المبتدعین کا دندان شکن رد اور جواب ہے۔ اس کتاب کے اندر فرقہ باطلہ کا ذہب مصنفہ مبتدعہ ناریہ کی اصلیت اور وہ مقدمات زیر جاری جو بین غیر مقلدین ہوئے ہر نام فریقین و تاریخ فیصلہ و نام حاکم و دفعات شہر قصبہ ضلع وغیرہ سب کچھ درج ہے۔ ہر ایک حنفی گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے قیمت ۔۸؍

شجرہ منطقیہ } یہ نقشہ طلباء کی آسانی کے لئے گلدستہ کی صورت میں تیار کیا گیا ہے طول ۲۱ انچ و عرض ۲۵ انچ۔ اس میں مسائل تصور یا تصدیقیہ الگ الگ بیان کئے گئے ہیں۔ صغری کبری ایسا غوجی میزان منطق قال اقول شرح تہذیب قطبی وغیرہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۹؍

القول السدید فی اثبات التقلید بحث تقلید میں بےنظیر کتاب۔ ۲؍

تمام کتابیں ملنے کا پتہ:۔ **مینجر اخبار الفقیہ۔ امرت سر (پنجاب)**

پانچ روپیہ (رقم) کی شرطیہ روزانہ آمدنی اٹھاؤ

یا ۵۰ روپیہ انعام حاصل کیجئے

کتاب علاج بےروزگاری میں بہت محنت اور خرچ سے امریکن اور انگریزی کتابوں سے مختلف دولت کمانے کے طریقے بعد تجربہ درج کئے گئے ہیں جنکی مدد سے اور بغیر زر کثیر روپیہ لگانے کے آپ پانچ سے بیس روپیہ روزانہ کما سکتے ہیں۔ کتاب بیکار ثابت ہو تو ۵۰ روپیہ انعام قیمت چار روپیہ غریبوں کے لئے ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ؍)

۲۰۰۰ انگریزی دواؤں کے نام اردو میں بمعہ مفید معلومات قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍)

(رجسٹرڈ)

پتہ:۔ عبد الحق۔ جی۔ ایم۔ غریب آباد جیکب آباد

اشتہار

مفت منگالو!

برادران اہلسنت والجماعت کو خوشخبری ہو کہ ٹریکٹ نمبر ۱۔ رہنمائے مسلمین فی ممانعت قراءۃ المقتدین کہ جس میں مذہب حنفی کی تحقیق نیز سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا ثبوت کتاب اللہ و احادیث معتبرہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ اور عوام الناس اہلسنت والجماعت کی آگاہی کے لئے مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ار ٹکٹ بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے مفت منگا سکتے ہیں۔

المشتہر:۔ محمد رمضان (عفی عنہ) چھاپہ گر قلعہ مبارک و صدر بازار۔ ریاست پٹیالہ